اشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

الاول ۱۵ ربیع

شمارہ ۹

شمارہ ۴

جلد ۷

منشور محمدی

۹۵ ۱۲

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بہ تحبیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان بہ صفت و سیر سبز مہ محمدؐ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل برافتاد ز تحبیل

توقیع خطابت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی مع محصول ڈاک ۱۱ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال پیشگی سے اطلاع فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین رد و قصائد وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ و انعام تو بذریعہ پوسٹ آفس ارسال فرماویں تو بہتر ورنہ یا تکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

غزل

محمد کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی
الٰہی زیور معنی کرامت کن زبانم را
تجلی ریز گردان آفتاب آسا بیانم را

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
وصف جسکی ہی شافع عالم
طراز نو برانگیزم بہ نعت احمد مرسل
قبول خاطر قدوسیان کن داستانم را

نام ہے جسکے آج کل منشور
اہل اہل پہ ہو گیا منصور
چہ باشد بلبل سدرہ تنم اندوم نیستان ہا من
فسازد مشق تا صد سا ایشیں من نقانم را

ہی یہہ منشور بادشاہ امم
جلوہ افروز جملہ عالم
ہمانا عندلیب گلستان احمدی ہستم
بعرش کبریا دادند جا آشیانم را

اسمین اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کفر و جاہل
خزان معصیت در گلشن طبعم نمی گردد
شفیع روز محشر نام باشد با غبانم را

اسکے انوار سے ہین ہی عجیب
شمس گہت گہت کے گرہنے کوکب
ز موج چشمہ کوثر نصیبی دہ دہانم را
کشد تا مدینہ یا جلالک تو انم را

شمس تابان کی جب کرے مستور
کیون نہ کوکب کو وہ کرے بی نور
ز شوق دل تمنا ہمین دارم ہمین دارم
نماند مشق تا صد سا ایشیں من نقانم را

ظلمت افشان بنے ہی نور افشان
ہزاران جام غم خوردم بعشق گلرخ دلبر
نمی ارزد بہ برگ ہیچ گلشن گلخنم را

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان
زاعجاز تکلم مردگان زندہ می سازد
کہ اعجاز مسیحا نام شد حسن بیانم را

اسکے دل مے ہین سب تمنائی
چاہتے سب ہین لیک عیسائی

صلح کا بندوبست کرنے کے باب مین تجویز کرین اور شرایط مقدم مشخص کیا جاوین اصول بالا مذکور کو سرکار عثمانیہ منظور و پسند کرنے کی بابت رسمی طور پر اطلاع دیا جانیکے بعد لشکر روسیہ کے سپہ سالار دن کو جنگ ملتوی رکھنے کے باب مین ہدایت ہوگی اور ہر دو رزمگاہون مین (یعنے رزمگاہ یورپ مین ترکی و رزمگاہ ایشای ترکی) صلح کے شروط کی اطلاع دی جاویگی اور سرکار روم کا لشکر چند بھاری قلعجات اور مقامون کو چھوڑ دیگا اور ان مقامون کو بطور کفالت لشکر روسیہ کے تفویض کیا جانا ضرور ہے تاکہ سرکار روس کو اس معنی کا اطمینان حاصل ہووے کہ سرکار روم شروط بالا مذکور بالیقین قبول کی ہے۔ حاصل کلام جبکہ شرایط صدر الذکر سرکار عثمانیہ کے معرض قبولیت مین آئے اور روسیون کی خواہش کے مطابق کارروائی ظہور مین آئی اور جنگ ملتوی رہی اور صلح ہنگامی کا بندوبست عمل مین آیا فقط۔

ع مدراس

عثمان پاشا

کو ایف آمدنت پیٹرسبرگ سے یہ واضح ہوا کہ روسی قیدیون کو زندہ گرفتار کرانے کے جرم پر عثمان پاشا کو ایک لشکری عدالت مین لانے اور اگر جرم ثابت ہونیکے بعد انہین واجبی سزا دینے کے لئے روسیون نے تجویز کی ہے کہتے ہین کہ ایک ضرب توپ کے واسطے کہ جسکو عثمان پاشا نے گرفتار کرایا تھا تمام ماہ دسمبر پلیونہ کے اطراف تلاش ہوی اور متلاشیون نے اسوقت چند روسی افسرون اور سپاہ کے لاشون کو کہ جنکا شمار ۵۰۰ سے زاید ہوگا گرے ہوے پایا ان لاشون پر تلوار یا ہتھیار کا ضرب نہین پایا گیا اصل کلام انکے جسم پر زخم ہونے کے باعث یہ گمان کیا گیا ہی کہ عثمان پاشا نے انہین زندہ گرفتار کردیا۔ توپ محرق اور بمبش کی شکایت سے ہزارہا روسیان ہلاک ہوے سو حقیقت شاید حکام روس کو معلوم نہین فقط منہ

فتبارک اللہ احسن الخالقین

ایک نظر ادھر بھی

یہ اسکی شان ہی کہ خاک کے پتلے کو کیسی شرافت اور عظمت اور دست قدرت علا فرمایی ہے کارخانہ دنیا مین آنکھہ کھولکر دیکھئے تو یہہ جماعۂ مردم ساری مخلوقات مین آنکھہ کی پتلی سے زیادہ عزیز نظر نہ آئیگا جسکا سبب اس فرقہ کی عقل و تمیز ہے ہمکو اسوقت اک بیان نسبت مصنوعی آنکھون کے یاد آرہا ہے جسکے کارخانجات ولایت مین موجود ہین خاصکر پیرس مین تو چشم بد دور بہت نور برس رہا ہے جوہر شناس سمجھہ سکتے ہین کہ یہہ کیسی بیش قیمت ہی تمام سراپا حکمت انسانی مین آنکھہ وہ جوہر ہے کہ جسپر مدار زندگانی کا لفظ کہہ سکتے ہین فرانسیسون نے اس صناعی مین بہت کچھہ بیمثالی اختیار کی ہی جسکی بنای ہوی آنکھہ مین ایک ذرہ بھی حقیقی اور نقلی کا فرق ہو نہین سکتا بلکہ اندھا دہتیارے کو دیکھکر ہوکا دیسکتا ہی جن لوگون کے آنکھہ کسی چشم زخم سے جاتی رہتی ہے وہ ایسا ہی صناعیون کے لطف پر چشم امید رکھتے ہین گو یہہ بات ہو کہ وہ نقلی آنکھہ بمقابلۂ اصلی کے دیدہ دکھاے ایک اخبار مین لکھا ہی کہ پیرس مین آنکھہ ہونکی بڑی بھاری تجارت کا بازار ہوتا ہی اور ایک آنکھہ کی بنوائی بیس روپیہ سے پچیس روپیہ تک ہوتی ہی جہانتک آجکل تاربرقیون کے بغض پر ہاتھہ رکھا جاتا ہی تو یہی حال پایی جاتی ہین۔ ہان یہہ آوازہ بیشک پھیلا رکھا ہے

کہ روسی قسطنطنیہ مین آپہنچے باقی تو ایسے پیچ دار الفاظ ہوتے ہین کہ انکی معانی درحقیقت جو کچھ ہون عموماً موجب تکلیف فہم ہو رہی ہے یہہ وہی تار برقیان جن مین ہزار دن روسیون کے سسک سسک جینے کی خبرین صاف صاف آیا کرتی تھین جنمین شیران پیشہ شجاعت یعنے جانبازان سلطنت عثمانیہ کی ثابت قدمی اور رستم نامہ کارنامہ لکھے جایا کرتے تھے یہہ وہی سرزمین ہی جہان روسیون نے منہہ کی کھائی تھی یہہ وہی میدان ہی جہان دشمنون کے زار حالت پر ملک الموت غم نکرتے تھے۔

یا اب یہہ حالت آپہونچی کہ انکی مضامین سمجھے تبھی پاس جلوہ دکھا رہی ہے۔ پہیلیان بجھاتی جاتی ہین پتے کی بات منہ نہین آتی خیر کچھ ہے کیون نہو اب بھی مشعلہ رگیا ہی کہ روم کے حق مین الزامات گزرے جائین یا تو وہ دن تھے جسے دیکھئے روم کی دلیری شیر افگنی و استقلال و بہادری کے بیانات مین صفحے صفحے سیہ کرتا تھا اب جو کان لگاو تو یہی صدا آتی ہی کہ شومی طالع نے یہہ دن دکھایا نفاق کی جلوہ ارائی ہوی سلیمان پاشا نے وقت پر خیال نکیا شبکہ کی گھاتی مین نہنگان بحر دغا کو کمر سے کھات صبا عدم کے کنارے لگایا۔ عثمان پاشا سنانی ہی سنتے رہے اپنے دہن مین ایسے دو بے کہ کچھ نہ پہنچے۔ محمد دامت پاشا کیسے کیسے اتہامون مین پھنسے کہ داد ری خوبی وقت عبدالکریم پاشا کو وہ نتیجہ ملا۔ رؤف پاشا کی سازش کی نازش پر اپنی زندگی داغ دار کیا۔ محمد علی کیا کورے بچے اور روسی ایسے سستو باند کے پیچھے پڑے کہ اب پانچون انگلیان گھی مین ہین۔

طیر یہہ تو ہوتا ہی جب تدبیر درست نہین آتی تو اک زمانہ ہدف تیر ملامت کرتا ہے۔ شاہنشاہ حقیقی انصاف تیرے ہاتھ ہی فقط نہ

اشتہار رسالہ سوال و جواب

یہہ نہایت عمدہ رسالہ کہ جسمین مولوی احمد حسن صاحب جالندہری اور سوامی دیانند سرسوتی کے سوال و جواب در باب ثبوت تناسخ و کرامات درج ہین نہایت صاف اور خوشخط چھپا ہوا موجود ہے قیمت اسکی ۴ عدد دانہ مع محصول ڈاک ہے جو صاحب چاہین مرزا موحد صاحب رئیس جالندہر سے طلب فرماوین فقط۔

خاتمہ جنگ روم و روس

آخر کار روسیون نے جنگ کا خاتمہ کیا جو ٹیلیگرام آج آئی اس سے ان لوگون کو بڑی ناامیدی ہوی ہوگی جنگو جنگ کی امید تھی کیونکہ نتیجہ ان تیاریون کا جو آجکل ہو رہی تھین یہی تھا اس سے یہہ بات اور بھی ظاہر ہے کہ اگر انگلستان پہلے سے مستعد تیاری کرتا تو بالکل ترکی کی تباہی کو بچا لیتا ہر چند کہ روس چھ مہینے پہلے ان باتون کی کیون سماعت کرتا جو آج اسنے کی کیونکہ جنگ کرتے کرتے وہ بھی مثل اپنے مغلوب دشمن کے تھک گیا ہے اور اسکو اب کسی ایک نئی دولت یوروپ سے لڑنے اوتنا قوت نہین ہے۔ ج مدراس

الزام بیوفای انگلنڈ

نیوز آفذی ورلڈ نمبر ۱۷۹۴ مطبوعہ ۱۰۔ فروری مین بحوالہ کارسپانڈنٹ ذیلی نیوز مقیم شہر اوزی نوپل تعلق ہے وہ لکھتا ہی کہ میری ملاقات شروع پاشا متعلق سلطنت روم

سے ہوی سرور پاشا نے کہا کہ میرے پاس ایک پیغام واسطے ترسیل ملک انگلستان کے ہی اب تم بذریعہ اپنی تحریر کے رعایاے انگلستان کو بدین مضمون ظاہر کرو (بیان سرور پاشا وزیر صیغہ معاملات غیر متعلقہ سلطنت روم) مین ابتک ملک انگلستان کے انتظام اور دوستی کا شریک رہا مجکو امید تھی کہ دونون سلطنت کی رعایا کے درمیان ہمدردی اور دوستی اور اتحاد موجود ہے مین خود سلطنت روم کی طرف سے ہر ایک طرح سے وفادار رہا اب مجکو معلوم ہوا کہ مین نے غلطی کی اور اپنی عقل کو فریب دیا اب مین انگریزی دوستی کو ترک کرتا ہون اور جو یقین مجکو رعایاے انگلنڈ اور سلطنت کے انتظام سے فائدہ حاصل کرنیکا تھا دل سے دور کرتا ہون اب مین روسی انتظام اور اتحاد کا شریک ہوتا ہون اور روسیون سے زیادہ خوشی رکھتا ہون مہربانی فرماکر یہہ سب حالات رعایاے انگلینڈ کو ظاہر کیجئے مجکو ہمت دلائی گمراہ کیا اور فریب دیا (تارن بی) جو اسوقت اس گفتگو مین موجود تھا اوسنے کہا کہ بیشک انگلستان نے فریب دیا سرور پاشا نے کہا کہ مین اپنی بیان بذریعہ کاغذات ثبوت کرسکتا ہون میری ملاقات دو ممبران سررشتہ سفارت انگریزی متعینہ قسطنطنیہ سے ہوئی لیکن اون صاحبون نے ایک جدید لڑائی کا الزام لارڈ سالسبری صاحب وزیر ملک انگلستان پر لگایا ہے دوسرے صاحب نے سرور پاشا کے بیان کو تصدیق کیا اوسنے مجکو اجازت دی ہے کہ مین اوسکا سب بیان ظاہر کرون مگر نام ظاہر نکرون بیان حسب تفصیل ذیل ہی - مجکو انگلستان نے لڑائی کرنیکے واسطے ہمت دلائی اور کہلاتے رہو نیز اوسوقت مین بھی کہ جب ہماری عقل نے صلح کا تقاضا کیا قبل از فتح پلونا کے ہم روس کو راضی کرکے صلح کرلینے گورنمنٹ انگریزی کے مشورہ نے صلاح ندی مین اس بیان مین لارڈ ڈربی صاحب کا سرکاری چٹھیات کا حوالہ نہین دیتا ہون کیونکہ اونکا مضمون صاف تھا کہ ہم انگلستان سے کچھ مدد کی توقع نہ رکھین وہ سرکاری چٹھی تو کیا تھین ملکہ کا ناپسندی کی بات جو (لارڈ بیکنسفیلڈ) اور (مورث پاشا) اور مسٹر (لے یرڈ صاحب) اور (سرور پاشا) اور سلطان روم کی ہوئین اور مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ تین ہفتہ کا عرصہ گذرا کہ مسٹر لی یرڈ صاحب نے ہمکو یقین دلایا کہ انگلنڈ مدد دیگی جنگ کیے جاؤ سب کام درست ہونگے۔ مورث پاشا کا بیان ہی کہ اسی قسم کی گفتگو لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب نے بھی مجھ سے کی تھی پس اس قسم کے مشورون سے ہم اور سلطنت برباد ہوے فقط

جریدہ روزگار

واپسی روس

اخبار دارالخلافت استنبول مین مندرج ہے کہ بسبب پہنچنے سفاین حربیہ انگلستان روبروے استنبول سے لشکر روسیہ جو قلعون مین چنانچہ کی سبقت کئے تھے واپس ہونے مجبور ہوے اور سفیر جمہوریہ فرانس (موسیو فورینہ) بروز دوشنبہ داخل دارالخلافت قسطنطنیہ ہوا اور باب عالی کے جانب سے احترام واکرام اوسکی منصب لایق کے مطابق عمل مین آیا فقط

منہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

ضیاء الاسلام

الحمد للہ کہ اندھون تاریکی کفر نے ہر چند چاہا کہ ضیاء الاسلام کا نور ہوجاوے اور نور محمدی کا نام مٹ جاوے جسقدر یاجوج روس نے اس امر مین مال وجان سے کوشش کی اوس سے سہ چند پادریان مشن ہند نے اپنا مال اور دماغ بذریعہ تحریر و تقریر صرف کیا - با این ہمہ اسلام کے روشنی مین کچھ فرق نہ آیا اور ابد تک نہ آویگا مثل ہی چاند کا تھوکا مونہہ پر آیا کرتا ہی علی ہذا یاجوج نے میدان روم کا مقرر کیا تیغ و تفنگ سے شجاعان محمدی سے لڑا کیا اور چراغ آفتاب اسلام کو توپ کے پیالہ سے دبانے لگا - اور اسکے ساتھ اور خفاش منش بھی بقول مشہور یاجوج کے بھائی ماجوج شامل ہوکر اپنے تعصب اور خباثت کو ظاہر کرتے رہے - مگر شجاعان محمدی نے اون خفاشون کو تیغ عثمانیہ کی آب و تاب سے ایسی زمین دکھلائی کہ اگر حضرت عیسیٰ بھی اونکو قم کہین تو وہ سر اٹھا کر نہ دیکھینگے - کچھ ترکون کے ہاتھون کی صفائی یاجوج روس دیکھ چکا ہی اور اگر امروز فردا باب صلح کھل گیا اور محاصرہ دور ہوگیا تو اوسی کو قیامت تک نہ بھولے گا اور اگر اسکی قسمت مین ترکون کے ہاتھون سے زوال لکھا ہی تو وہ دن دیکھے گا کہ جسکو عدم مین یاد کریگا یہہ کوی نسمجھے کہ اگر ترک ایسے تھے تو وہ دنیوب وغیرہ قلعجات اور لین کے لین خالی کرکے استنبول کو کیون چلے آئے - یہہ سوال حضرت نور دیسے ہی مغز اور آئین جنگ سے نابلد اور بے وقوف کیا کرتے ہین کیونکہ ہر ایک معاملہ مصلحت وقت پر موقوف ہوا کرتا ہی وہ نام لیکر کسی اپنے اولوالعزم شاہنشاہ کا تبلا تھا کہ اسکی فوج میدان کارزار اور قلعجات اور لین کو خالی کرکے پیچھے نہین ہٹی ہان یہہ خیال خاتمہ لڑائی پر اگر کسی کو سوجھی تو ایکبات ہی چونکہ ہنوز زمین گومین میدان موجود ہی تو پھر ایسے ایسے خیالات مشغلے کو بات کرنے والے ظاہر کرنے حماقت پر دال ظاہر کرتے ہین - ترکون نے جو قلعجات دنیوب اور ایدریانوپل کو خالی کردیا تو اسمین اونکی حکمت عملی یہہ ہے کہ انہون نے اپنے دشمن کے قوت کو گھٹا کر اپنے قوت ایک جگہہ بڑی کرے اور اوسکی قوت منتشر کرکے کم کردے - کیونکہ گرنیڈیوک نکلسن جنرل کے پاس دیڑھ لاکھہ فوج رہگئی اور یان بفضل خدا استنبول مین تین لاکھہ جیدہ مستعد جنگ ہی جو روسی فوج ۱۲ لاکھہ پر بھاری ہی - اور دو لاکھہ فوج ان تین لاکھہ کے مدد پر موجود ہے ادہر ۱۵ لاکھہ مجاہدین ایک اشارہ چاہتے ہین اور علم محمدی کا پھریرہ دیکھہ رہے ہین اگر مجاہدین یاجوج روس پر توکت پڑے تو وہ اوسکو اسفل السافلین مین پہونچا کر پیچھا چھوڑینگے - یہہ نسمجھنا کہ ترک پیچھے ہٹ گئے ہین اونکا حملہ اور جوش مین آویگا - ہان سلطان المعظم کا صلح کو پسند کرنا رحم دلی مین داخل ہی اور بندگان خدا کا خون بچانا ہے - جو شخص صلح پر معترض ہو وہ سخت جاہل اور ظالم ہے - بہر صورت صلح بہتر ہے کیونکہ اسمین امن کی صورت ہے -

اب پادریان ہند کا حملہ اسلام پر سنئے کہ اونہون نے میدان قرطاس نور افشان اور کوکب ہند اور وکیل ہندوستان اور سفیر ہندوستان وغیرہ کو معین کرکے تحریر کی گولیان چلائین - ادہر اسلام کی طرف سے شجاعان محمدی نے منشور محمدی کا مورچہ باندہکر اونکو خوب ترکی تبر کے جواب دندان شکن

دیا حتی کہ پادریان ہند کی عقل کامیگزین اور گیا وہی پرانے
اعتراض کا بارود اور میبل کی خالی توپ اونکے پاس رہگئی مگر
نئے خیال اور اعتراض کی گولی اور کارتوس نرہا اسواسطے منشور
محمدی اوسپر غالب ہوکر فتحیاب رہا۔ مگر مرحبا ہذا جزاک اللہ
حضرت محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی پر کہ اونہون نے برابر
سال بھر نورافشان پر اعتراضات اور جوابات کے فیر کئے
اور انکی آواز ہمان تھون کو بند کردیا۔ چنانچہ ایدیٹر نورافشان
کا سکوت اختیار کرنا اور جن اعتراضات اور سوالات کے جواب
اونسے طلب کئے گئے اور انکو بارہا بیدار کیا گیا وہ پھر بھی ہان
ہون نکلے اس سے صاف صاف سب کو معلوم ہوگیا کہ وہ مالے
ملکے مذہبی گفتگو لکھنے سے عاری ہین ہان اگر کچھ اب بھی جرأت
ہی تو پھر از سر نو کوئی نیا سوال کرین اوسکا جواب ہم سے
طلب کرین ورنہ وہ جانے۔ پادری کو اوت پٹانگ تحریر
سے خوش کرتے رہین اور پیٹ کے کارن متلاشی بنے رہین
افسوس کہ پادری ویری صاحب مہتمم نورافشان اندنون اپنے
وطن کو جانے والے ہین البتہ پادری صاحب مذکور معقول آدمی
ہین اور ہمارے جواب اور اعتراض کو خوب سمجھتے تھے چونکہ
نوکری کا معاملہ جدا ہے نہین تو کوئی امر اونکو مشرف
باسلام ہونے کا نہین رہا ہم کو اونکے ولایت جانے کا بڑا
غم دائم ہے کیونکہ وہ ہمارے خیرخواہ اور ہم اونکے خیرخواہ
ہین۔ ہم چاہتے تھے اور اب بھی چاہتے ہین کہ یہہ ظاہر اورانے
شکل اور متبرک صورت آتش دوزخ سے بچکر بہشت مین داخل
ہو اور وہ دین اسلام مین داخل ہوکر خدای واحد کی پرستش
کرین۔ اور زندگانی کا مزا اوٹھائین۔ پس ہمارے جیسا خیرخواہ
جو اونکی عافیت کی بہبودی چاہے اور اونکو ہونکے مذہب کی
ماہیت اور مذہب اسلام کی حقیقت سنانی اگر وہ چراغ لیکر
ڈہونڈینگے تو محال نظر آویگا۔ یون تو خوشامدی اور متلاشی
اور خیرخواہ جو اصل مین بدخواہ اگر ہوی بھی تو کسی غرض کے لئے
اہنون نے بہت دیکھے ہونگے وہی کہین کہ ہمارا اونسے کوئی کام
نکلا یا ہمنے اونسے کوئی درخواست کی صرف ہمارا اونسے یہی
تعارف رہا کہ ہمارا اخبار مبادلہ مین اونکے یان جاتا ہے
اور انکا ہمارے پاس آتا ہے اونکی تحریر ہمارے مطالعہ سے گزرتے
رہے اور ہمارا خیال وہ دیکھتے رہے۔ ہم نہایت نیک نیتی سے
اونکو ہمیشہ یاد کرتے رہے اور اب بھی اونکو ویسا ہی یاد
کرتے رہین گے اور اونکے لئے دعا مانگتے رہینگے کہ خدا اونکو
خوش رکھے اور ضیاء الاسلام سے اونکے آنکھون کو منور کرے
آمین۔ بھائیو صاحب منشور محمدی کے ہم نہایت مشکور ہین
کہ جن کے حسن انتظام سے ایکہ منشور محمدی عین وقت پر سال
بھر نکلا کیا اور ہم برابر مخالفان اسلام کو جواب دیتے رہے
لیکن ہم نہایت افسوس سے لکھتے ہین کہ ہمارے بعض بھائی
ایکہ دفعہ بہت منشور محمدی کی خریداری اور اوسکی معاونت
اور قیمت پیشگی اور زر بقایا کے ادا کرنے مین تجاہل عارفانہ
اور اپنے اولوالعزمی کو کام فرماتے رہے۔ افسوس وہ لوگ
اتنا بھی خیال نہین کرتے یہہ اخبار نامدار کسقدر مخالفون کے
اعتراضات بے جا اور اہم کا جواب دندان شکن دیتا ہے
اور کسطرح سینہ سپہر لہو ہوکر اونسے لرتا ہے۔ ۔ ۔

وہ کرشان کہ جنکی تحریر کی تمام ہند مین آواز دہل کے مانند دھوم تھی اس اخبار نے بند کردی - اور دین عیسوی کے اس اخبار نے قلعی کھولدی اب اگر کوی عیسای مشنریون کے خوش کرنے یا کسی سے کوی تو تا پوتا مضمون اپنے اخبار مین لکھتا ہے کہ جسکا جواب منشور محمدی کئے مرتبہ دے چکا ہی تو اوس عیسای کے اسقدر ہنسی ہوتی ہی کہ منصف مزاج آدمی اوس کے مضمون کو دیکھکر قہقہہ مارتے ہین کہ افسوس عیسائیون کا مسلمانون کے مقابلہ مین کچہ لکھنا گویا سوپ کے سامنے جھیلنی کا بولنا ہے

الراقم ایم ایم از جالندہر

بقیہ حالات تاریخی مذہب عیسائی

غرضکہ کرڈم دل اور کرنیمر کو رومن کیتہولک کے لوگون کے ستانیکا اختیار ہنری کی طرف سے ہوا تھا اور اونہون نے رومن کیتہولک پر بڑا ہی ظلم کیا ۱۵۳۶ع مین خانقاہون کے توڑ دینے کی نسبت ایک قانون جاری ہوا (یہہ وہ جگہ ہی جہان راہب عیاشی اور کاہلی مین زندگی بسر کیا کرتے تھے) یہہ کام کرومول کے سپرد ہوا اوسمین اوسنے کسی طرح کی کوتاہی نہی کی کل انگلستان اور خاص کر اوسکے شمالی حصہ مین ہلکہ برپا ہر جگہ کرڈم دل اور کرنیمر اور لٹی مر کے ظلم سے فریاد وزاری مچ گئی دین کی حمایت کا لفظ ہر ایک کی زبا پر تھا - آخر کار بہت سے لوگون نے ان تینون کے برخلاف جزا اٹھایا اور اس گروہ نے یہہ تقویت حاصل کی کہ کئی امیران سے گہت گئے یہہ بغاوت ایسی بڑہی کہ اوسکا انسداد کرنا ہنری کو واجب پڑا اور آخر کار جو لوگ اس مفسدی مین شریک ہوے تھے اونکو سخت سزا دی گئی اور بہت سے نیک اور صالح امرا کا اس جھگڑے مین کام تمام ہوگیا اور لوگون مین ایسی نا اتفاقی پڑی کہ کشت وخون کا کچہ ٹھکانا نرہا ایک طرف شاہی دین کے لوگ اور ایک طرف رومن کیتہولک اور ایک طرف پرٹسٹنٹ تھے - انصاف تو یہہ ہی کہ جن اشخاص نے اپنے اعتقاد پر جانین دین وہ نہایت ہی قابل تعریف ہین خواہ کوئی مذہب رکہتے ہون کرڈم دل کے ہاتھون سے اصلاح دین کی بڑی کارروانیان ہورہی تھین ایک مدت تک تو بادشاہ بھی اوس سے متفق رہا مگر اسقف اور پادری اور بڑے بڑے امیر بادشاہ کو برابر دوسری جانب کھینچے جاتے تھے پادری ہمیشہ بائبل کی شکایت کرتے تھے کہ انجیل منسوخ کردی جاے اور ملیندیل کا ترجمہ کہ اون کی آنکہون مین خار دکہائی دیتا تھا بالکل ناقص بتلاتے تھے بادشاہ اون سے یہہ کہتا تھا کہ تم اس سے بہتر ترجمہ کرو مگر اون سے کیا ہوتا تھا آخر کار کرڈم دل ہی نے کیمبرج کے ایک طالب علم رڈیل کو اس بات پر مقرر کیا کہ عہد جدید اور عہد عتیق کے بچے بچاے جو ٹکڑے اِدہر اُدہر پھیلے ہوے ہین اونکو ایک جلد مین چھاپے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور ۱۵۳۷ع مین پوری بائبل کا ترجمہ پہلی دفعہ چھپا بادشاہ نے یہہ حکم دیا کہ اس انجیل کی ایک ایک جلد ہر ایک محلہ کے گرجا مین رکہی جاوے -

یہہ نا اتفاقی آخر کار ہائے التدین پہنچی اور وہی ملیندیل جسنے ایسے ایسے کام کئے تھے ہائے التدین جلایا گیا - اسی زمانہ مین مورتین اور تبرکات یعنے پادریون کی بناوٹ سب لوگون پر منکشف ہوگئین کنیسہ مین مقام بوکسلی پر خاص کر ایک مذہبی

ایسی مورت رکھی تھی کہ جو آنکھین پھیرتے اور سجدہ کرتے تھے۔

چنان صورتش بستہ تمثال گر ۔ کہ صورت نہ بندد ازان خوبتر

وہ واقعی مورت نہ تھی بلکہ کروم ول کے آدمی کی کاریگری تھی اس صورت کے پیچھے ایک تار تھا اور پادری جب اسکو پیچھے سے کھینچتا تھا تو تبلیان مورت کی حرکت کرتے تھین اور لوگ بیچارے اسکو بھی معجزہ جانتے تھے۔ میدستون مین یہہ تصویر اور ترکیب دکھلائی گئی اور پھر اونکا سب پکہند سیت پال کے گرجا مین افشا ہوا جب لوگون نے پادریون کی یہہ شرارت اور سوانگ دیکھا مارے غصہ کے سرخ ہو گئے اور کروم ول پر غصہ سے دانت چبانے لگے۔

لیکن اب کروم ول کا بھی وقت اپہنچا تھا کیونکہ ظلمی کارروائیان کبھی سرسبز و شاداب نہین ہوا کرتین کروم ول اپنی ہستی سے گزر گیا اسنے وہ وہ سخت سزائین لوگون کو دینی شروع کردین کہ تمام رعایا چلا اوٹھے ہر متنفس اوسکا دشمن بن گیا سب نے بادشاہ کے کان بھرنی شروع کئے اور کہا کروم ول وہ باتین کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے اور طیش مین آکر کہا کہ اگر اوسمین یہہ باتین پائی جاتے ہین تو اوسکو پھانسی دیدو سارا مجمع تو ملا ہی ہوا تھا اسکے اجرام کے ثبوت سب نے دیدئے بادشاہ نے اوسکو قید کا حکم دیدیا اور پھر اوسکا سر کٹوا دیا اسکے بعد اور کئی آدمی مارے گئے اور عجیب طرح کا انقلاب ہوا اس کشت وخون کے بعد مذہب کی اصلاحی کارروائیان بند ہو گئین اور کیتھولکس کا پھر عروج ہوا اور اونہون نے بائبل کا پڑہنا بند کرنا چاہا لیکن توبہ توبہ اونکی ایک نہ چلی اور سکاٹلینڈ اور فرانس والے ہنری ہشتم

۱۲ دیکھو صفحہ ۱۰ کالم ۱ کی سطر ۱۲ سے

کے دشمن بن گئے غرضکہ ۱۶۰۰ء تک ایسے ایسے ہی بکھیڑے ہوتے رہے اور ۱۷۱۴ء تک پروٹسٹنٹ مذہب بہت اچھی طرح پھیل گیا اور اسکے بعد کوئی بادشاہ ایسے خیال کا تخت پر نہین بیٹھا جو اصلاح دین کی کارروائیون کو پسند نہ کرتا ہو بلکہ آجتک سب بادشاہ اوسی خیال کے پیدا ہوے اور امید ہی کہ ہونگے فقط از انجمن پنجاب راقم

فقیر محمد منیر ساکن ناروال متعلم نارمل سکول لاہور۔

ھُوَ الحَفِیظُ الاَکبَرُ

التماس نیاز اساس

اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعمَائِہٖ ۔ وَالشُّکرُ لِاٰئِہٖ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَاَتبَاعِہٖ اما بعد خدمات عالیات مین صاحبان ذی جود و نعم۔ اور ارباب فیض و کرم کے گزارش و نگارش یہہ ہی۔ کہ حاجی حکیم محی الدین تشریف صاحب متوطن مدراس فرخندہ اساس جو میرے شفیق بالتحقیق سراپا لائق۔ علوم متنوعہ مین فاضل۔ علی الخصوص فن ڈاکٹری و جراحی مین کامل سرکار عظمت مدار انگلشیہ سے ایک عہدۂ جلیلہ پر مامور اور پیشگاہ جناب ملکۂ انگلستان و قیصر ہندوستان سے بخطاب انڈیری سرجن حضور عالیہ مشہور ہین اور اہتمام و انتظام دار الشفاے مچھلی پٹنم کا اونکے تفویض فی الواقع وجود سراپا جود اونکا بیماران و مریضان مدراس کے باب مین بس مفید ہے۔ ترغیب و تحریص سے انکے ایک کارخانہ یکا جسکا نام فیض قرین اِعَانَۃُ المَسَاکِینِ فِی اُمُورِ المُؤمِنِینَ ہی۔ شہر شوال کی اٹھائیسوین تاریخ ۱۲۸۵ھ ہجری مین بنا ہوا تو وہان کے امراد شرفا علما و فضلا۔ مشایخین و معززین۔ اور میرے

برادران وہ دستان عظیم الشان اور بیگمات عالی پایہ - دستورات
حالا رتبہ نے بعالی ہمتی و فراخ حوصلگی شراکت و اعانت اپنی اوس
کارخانہ کے کاروبار کو دوبالا کیا - اور من کل وجوہ شاہد مراد کو زیور
آرایش و زیبایش بخشا - ف (۲) حکیم صاحب موصوف کا بیان
ہمیت عنوان جو کارخانہ اعانۃ المساکین کی مجلس کی روداد اول مین
بطور رسالہ چھاپا گیا ہی بجنسہ ذیل مین لکھا جاتا ہی -

دنیا مین اگرچہ ہر انسان کسی نہ کسی طور سے صاحب احتیاج ہی - اور اسی سبب
سے بہ امور مین ایک دوسرے کا محتاج لیکن جس قدر کہ مسلمان اس
ملک مین محتاجی کے مارے ہر کوچہ و بازار مین خوار و زار ہین اوسکا عشر
عشیر بھی اور کسی قوم کے لوگ ایسی حالتون مین گرفتار نہین اسکے
کئی وجوہات ہین انمانجملہ یہان ایک سبب جو مفید اپنے مطلب کا ہی
ظاہر کیا جاتا ہی کہ دوسری قومون مین اپنے ہم مذہبون کی خیر خواہی
اور حمایت بدرجہ اتم ہی - اسلئے آپس مین اتفاق کر کر ایسے ایسے
مذہب نکالے ہین کہ جس سے حاجتمندون کی حاجت روائی اور
غریبون اور یتیمون کی پرورشی بخوبی حاصل ہوا کرتی ہی قطع
نظر فرنگستان اور مصر اور دوسری ولایتون کے اس ملک مین بھی
اہل انگریز نے بے دخل سرکار کے اپنی قوم کی مفلسون کی بہبودی کے لئے
چند معقول تجویزین کر رکھی ہین چنانچہ مدراس مین چار پانچ کارخانے
اسوقت موجود ہین کہ کسی مین بے تیسیز لڑکون کو پرورش کرنے اور
کتب و ہنر سکھانے کی کسی خدمت پر لگا دیتے ہین اور کسی مین یتیم
لڑکیون کو اچھی تربیت کے ساتھ پال کر بعد سن شعور کے نکاح
کروا دیتے ہین اور کسی مین محتاج و مساکین کے لئے زندگی تک
روزینہ مقرر کیا گیا ہی - اور بعد مرنے کے کفن اور دفن عزت و
تکریم سے میسر آتا ہی - اور بمبئی مین ایسے کئی کارخانے انگریزون کے
سوا پارسیون اور ہندوون کیطرف سے بنا گئے ہین کہ جس کے سبب سے
ان دونون قوم کے مفلس اور غریب لوگ پرورش پا رہے ہین لیکن
مقام حیرت و عبرت کا ہی تو یہہ ہی کہ اہل اسلام بہت سے اپنے دینی
بھائیون کو انواع و اقسام کی مصیبتون مین مبتلا اور ہر کس و ناکس کے
روبرو بیزار خرابی ذلیل و رسوا دیکھ رہے ہین پر کبھو ہمت و حمیت
کو کام فرما کر اونکی مددگاری اور حاجت روائی کا خیال نہین کرتے
حالانکہ ایسے نیک کامون اور سخاوت کا اجر اس دین پاک مین
بیان سے باہر ہی - اور بہت سی دلیلون سے ثابت اور ظاہر چنانچہ تبارک
وتعالی ارشاد فرماتا ہی کہ مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ
فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن
يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ یعنے مثال اون لوگون کی
جو خرچ کرتے ہین اپنے مال اللہ کی راہ مین جیسے ایک دانہ اوس سے
اگین سات خوشے ہر خوشے مین سو سو دانے - اور اللہ بڑھاتا ہی
جسکے واسطے چاہے - اور اللہ کشایش والا ہی سب جانتا - اور حدیث
شریف مین ہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا
نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ
يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ
أَخِيهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنے روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دور کریگا مومن سے سختی کو دنیا کی سختیون مین سے دور کریگا اللہ اوس سے سختیون کو سختیون مین سے قیامت کے دن اور جس شخص نے آسان کردیا تنگ دست پر آسان کریگا اللہ اوس پر دنیا اور آخرت مین۔ اور جس نے پردہ پوشی کی مسلمانون کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ دنیا اور آخرت مین اور اللہ مدد مین ہی بندہ کے جب تک بندہ مدد مین ہی اپنے بھائی مسلمان کے۔ روایت کی اسکو مسلم نے یہہ بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک بندہ مومن کی حاجت روائی کرکے اوسکے دل کو خوش کرنا اوس طاعت و عبادت کے برابر ہی جو سب انسانات اور جنات سے واقع ہو۔ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے ہین کہ سخی نزدیک ہی اللہ سے اور نزدیک ہی بہشت سے اور نزدیک ہی لوگون سے اور دور ہی دوزخ سے۔ اور بخیل دور ہی اللہ سے اور دور ہی بہشت سے اور دور ہی لوگون سے اور نزدیک ہی دوزخ سے۔ اور فرمائے ہین کہ سخاوت ایک درخت ہی بہشت مین اوسکی شاخین دنیا مین لٹکی ہین جو کوی سخی مرد ہو اوسکی ڈالیون مین سے ایک ڈالی پکڑ لیگا وہ اوسکو بہشت مین لیجا ئیگی۔ اور بخل ایک جھاڑ ہی دوزخ مین اوسکی ڈالیان دنیا مین جھکی ہین جو کوی کنجوس ہو اوسکی ڈالی پکڑ لیگا وہ اوسکو دوزخ مین لیجا ئیگی۔ لوگون نے ایک حکیم سے پوچھا وہ کیا عیب ہے جو آدمی کے سب ہنرون کو ڈھانپ لے۔ بولا بخل اور کنجوسی۔ پھر پوچھے وہ کونسا ہنر ہی جو تمام عیبونکو پوشیدہ کردے۔ کہا سخاوت بے منت۔

خلاصہ اس تمہید کا یہہ ہی کہ ہر چند محتاج مومنون کی تباہیان بے شمار ہین پر اون مین دو مقدمے بہت ہی دردانگیز اور ناگوار کہ جنکا دفع کرنا سب اہل اسلام کو واجب اور اہم تر ہی۔

پہلا مقدمہ یہہ ہی کہ ان دنون ہر کوچہ و بازار مین مسلمانون کے بے وارثی مردون کی بہت زیادہ سلائی ہو رہی ہی کہ بہوت سے اونکا حامی اور کفیل نہونے کے سبب سے بے تجہیز و تکفین غیر قوم والون کے ہاتھ سے گڑوا دیے جاتے ہین۔ اور کبہی یون ہوتا ہی کہ خیران اونکو دیکہہ کر اپنی روزی کا ذریعہ ٹہہرا لیتے ہین اور اپنے ساتھ لئے ہوے سامادن کو بکو پھیک بتی مانگ کر آخر کو شرع شریف کے بے نماز جنازہ دفن کردیتے ہین۔

دوسرا مقدمہ یہہ کہ بہت سے غریب مفلس مومنون کے یہان لڑکیان ہین جوان اور عمر رسیدہ بے تیسری کے باعث نا کتخدا اور مبتلاے صد گونہ رنج و بلا چند سال اسی حالت پر ملال مین گذر جاتے ہین تو وہ لڑکیان لاعلاج ہو کر یا تو کوی ممنوع اور غیر مشروع کسب پیشہ اختیار کرلیتیان ہین یا اپنی قسمت پر صابر ہو کر عمر سب عزابی مین کاٹتیان پر کسی طرح سے رنج و آفت سے نہین چہوٹتیان بارہا ایسا اتفاق ہوا ہی کہ اونکے ماں باپ یا اور کوی نگہبان مرجانے سے وے در بدر آوارہ ہو گئی ہین۔ اور کئی یتیم لڑکیان ہین کہ انکی پرورش اقربا کی طرف سے ہوا کرتی ہی۔ لاکن وے قرابت دار ان خود مفلس ہونے کے باعث انکو کسی سے نکاح نہین کردے سکتے۔

جب یہہ مقدمات غیرت انگیز و ندامت آمیز بار بار اس ناقم سطور کی نظر دن سے گذرنے لگے تو اوسکو ضرور و لازم ہوا کہ فی الفور ان دو امور مین محتاج مسلمانون کی حاجت روائی مین بے وارثی مردون کی تجہیز و تکفین میسر ہونے اور بے نصیب لڑکیونکو

کر دینے کے واسطے اپنے دینی بھائیون سے بحکم آیۂ کریمہ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ کے فی الحال مرکز کے مشورت کر کر ایک کارخانہ کہ جسکا نام **معاون المساکین فی امور المومنین** رہے بنا کیجئے۔ انتہی بیانہٗ

ف۳ فاطر عطوف ذخائر ارباب جود و کرم۔ اور طبایع فیض مطابع اہل ہمم پر مخفی و مستور نہو وے کہ یہہ احقر العباد اور بعض احبائے نیک نہاد ایسے ایک کارخیر کی بنیاد کہ جسکا ذکر اوپر آگیا ہی اس بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد مین ڈال چکے ہین۔ چنانچہ درینولا بحسب رجوع دولا وارث جذامی عورتون ایک مسلمہ دوسری ہندوانی کہ جنکے دست و پا کی انگلیان بالکل جھڑ گئین ہین اور ایک مرد مفلوج کی پرورش بلا لحاظ قومیت و ملت ماہ شوال کی بائیسوین تاریخ سنہ ۱۳۲۴ ہجری سے نظر علی خان صاحب صوبہ دار رسالہ نیز بازاول سرکار عالی کے اہتمام سے ہوا کرتی ہی پس اگر یہان کے امرا و شرفا۔ علما و فضلا مشایخین و معززین اور بیگمات عالی پایہ پردہ نشینان والا رتبہ مطابق حکم حق جل وعلا تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنے باہم مدد کرو تم اوپر نیکی اور پرہیزگاری کے اور باہم مدد مت کرو تم اوپر گناہ اور حد سے گذرنے کے اور موافق ارشاد حضرت محمد رسول اللہ علیہ التحیۃ والثنا یعنے اَلشَّفَقَةُ لِلْغُرَبَاءِ مہربانی واسطے غریبون کے ہی اس امر احسن کے ممد و معاون فراخور حال ہون تو پرسان حال مریضان شکستہ بال ہون تو عجب کی بات نہین ہی ؎ سعادت بجز خدمت خلق نیست ۔ بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست ۔ لاجرم بندۂ نیاز مشحون موافق مضمون اس شعر کے ؎ خیر کن با دلیل خیرے باش ۔ تا ترا ہم دران ثواب دہند ۔ خدمات سراپا نوازش مین یہہ گزارش کرتا ہی کہ فیض سامان ہر قوم و ملت۔ فراخور ہمت و وسعت اس کارخیر سر بسر سعادت مین شریک و معاون ہو کر عند اللہ ماجور و مثاب ہون اور راقم سطور کو بجان و دل اپنا ممنون و مشکور کرین ؎ ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق ۔ باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو ۔ جب سرمایہ کی ترقی ہو جاے گی تو البتہ اوسکے اہتمام و انتظام کے لئے ایک مجلس شریکو اور معاونون کی قرار پائیگی۔

ف۴ واضح ہو کہ اس لحاظ سے کہ کسی پر بار نہو جاے اور کام بھی چلے عاصی نے بالفعل یہہ قرار دیا ہی کہ ماہوار دو آنہ اور عطیہ ایک روپیہ ہر ایک شریک عنایت کرے۔ اگر کوئی عالی ہمت چاہے کہ اس سے زیادہ عطا فرماوے مختار ہی اور عطیہ کے ادا کرنے مین بھی شرکا کو اختیار ہی کہ خواہ یکمشت دین یا بسبیل اقساط پہنچا کرین۔ بہرحال ؎ ہر کہ درین عالم است روزی خود میخورد ۔ واسطہ شو خوشنماست منعت کرم داشتن ۔ کے مضمون صداقت مقرون کو ملحوظ نظر رکہہ کر تھوڑی سی اعانت سے منعت کی سعادت دنیا و آخرت مین پیدا کرین۔ اور تا مقدور ہمت نہ ہارین۔ دنیا کی ساری لذتین اور حلاوتین بالیقین گذشتنی و گذاشتنی ہین۔ اعمال حسنہ کے سوائے کوئی اپنا رفیق اور ساتھی نہین ؎ مال و اولاد کی الفت کا نتیجہ معلوم ۔ عمل خیر سوا کوئی نہین اپنے ساتھ ۔

ف۵ توقع کہ ہر ایک صاحب ہمت اس قرطاس کو اپنے اپنے دستخط خاص سے مزین کرین۔ اور بندۂ عاصی کو منظوری اشتہار کا بجان و دل ممنون فرماوین۔ اور مضمون کو اس شعر کے مدنظر رکہہ

فریدون فرخ فرشتہ نبود ۔ ز مشک و ز عنبر سرشتہ نبود

نرا دود و دہش یافت اونیکوی ۔ تو داد و دہش کن فریدون تئی

المرقوم دوم شہر ذی الحجہ الحرام ۱۲۷۸ ہجری　　حافظ صدر الاسلام

مقدمۂ شروط صلح

جنرل دی سنت پیٹر سبرگ مین جو کہ پرنس گورت چگاف کا مرتہ الآرائی اور اسکے حکم سے طبع کیا جاتا ہی ساتوین ماہ گذشتہ کو یہہ تحریر کیا گیا تھا کہ ایدریانوپل مین سفیران سرکار عثمانیہ اور سپہ سالار لشکر روس کے فیمابین منعقد ہوا سو عہد نامے مین شرایط مندرجۂ مرقومۂ الذیل مندرج ہین ہذا مشخص ہونے سے اگے ترکی سفیرون کو یہہ اطلاع دی گئی کہ اگر سرکار عثمانیہ کا ارادہ صلح دایمی یا صلح عارضی کرنے کا ہو تو منجانب جناب عالی سپہ سالار عساکر روس شرایط مرقومۂ الذیل کو بطور اصول قبول کرنے کے باب مین انہین پیغام روانہ ہوگا اور جب تک کہ سرکار روم انہین اقبال نہ کریگی صلح ہونا یا جنگ ملتوی رکہا جانا ممکن نہین ہے ۔

۱ ۔ جمہور بلغار کی راے اور تجویز کے مطابق مقرر کیا جاوے سو حدود کے درمیان جو کہ جلسہ منعقدۂ قسطنطنیہ سے سوچے گئے حدود سے نہ بڑہکر رہینگے اور نہ کم ایک خراج گذار اور خود مختار ریاست مرتب ہوگی اور ایک عیسوی رئیس وہان مقرر ہوگا اور دیسی لوگ کی ایک فوج تیار و آراستہ کی جاینگی لشکر عثمانیہ کو بلغار مین آیندہ نہ رکہین مگر ان مقامون مین کہ جہان اسکو رکہنے کے باب مین جانبین کی رضامندی سے اجازت دی جاوے لشکر مذکور کا رہنا ہو سکیگا ۔

۲ ۔ ریاست مانٹی نگرو کی خود مختاری اور آزادی کا اعتراف کیا جاوے اور لشکر مانٹی نگرو نے فتح کیا سو تمام ملک کو ریاست مذکورین شامل اور ملحق کرین اور اس ریاست کی قطعی زر بدے آیندہ مقرر کی جاوے ۔

۳ ریاست رومانیہ اور ریاست سرویہ خود مختار بنا یا جاوین اور جنگ کی پامالی کے عوض مین رومانیہ مین تھوڑا ملک شامل کیا جاوے اور نیز بدستور ریاست سرویہ مین بھی تھوڑی افزایش کیجاوے ۔

۴ باسینہ اور ہرزی گووینہ کے رعایا کو اس معنی کی آزادی دیجاوے کہ وے لوگ وہان کا انتظام اور بندوبست کرنے کے لئے اپنے خاص عاملون کو مقرر کرین اور کافی ضمانت دیوین یورپ مین ترکی کے دوسرے اضلاع مین بھی جو کہ عیسویون سے آباد ہین ایسا ہی بندوبست کیا جاوے ۔

۵ ۔ سرکار روس کو باعث جنگ لاحق ہوے سو اخراجات کا تاوان سرکار روم سے دیا جاوے اور تمام خسارتون کی بھرتی سرکار صدر کو دیوے لیکن تاوان مذکور بسبیل زر یا ملک یا اور کونی صورت سے دیا جانا سو بابت کا فیصلہ آیندہ پر موقوف رہیگا اور بحیرۂ دارد نلس و باسفرس سے علاقہ رکہتے ہین سو سرکار روس کے فواید اور حقوق کی حفاظت اور نگہبانی کرنے کے لئے جناب سلطان روم شہنشاہ روس سے اقرار واثق اور عہد و پیمان کرے ۔ سرکار روم کو اگر صلح کرنا منظور ہو تو اصول بالا مذکور کو قبول کرے اور اپنے وکیلون کو اودیسا یا استانبول طرف فی الفور روانہ کرے تاکہ وے وہان پہنچنے کے بعد سفیران روس روس کے ساتھہ شریک ہوکر معتدلہ